اصل چیز قربانی کی روح کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی رضا کو چاہنا ہے اور تقویٰ ہے جو ہماری ہر قسم کی قربانیوں میں کام آئے گا

خلاصہ خطبہ عیدالاضحیٰ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29 ؍جون 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الحج کی آیت 38 کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ہر گز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اسی طرح اس نے تمہارے لئے انہیں مسخر کر دیا ہے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔

آج عید الاضحی ہے یہ عید قربانی کی عید بھی کہلاتی ہے۔ احمدیوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیاں دینے کی تو عادت ہے بلکہ اس زمانے میں خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی خاطر جان کی قربانی دینے کا ادراک بھی جتنا احمدیوں کو ہے کسی اَور کو شاید ہی ہو۔ اس لیے بھیڑ بکریوں گائیوں وغیرہ پر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اور آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق خرچ کرنا تو احمدیوں کیلئے ایک ایسی خوشی کی بات ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور جو یہ قربانی نہیں کر سکتے ان کی جذباتی کیفیت کیا ہوتی ہے اس کا اندازہ کرنا ہی مشکل ہے۔ لیکن بہر حال احمدیوں کو ان دنوں میں جہاں اپنے جذبات قربان کرنے پڑتے ہیں۔ اور جذبات کی قربانی معمولی چیز نہیں ہے۔ وہاں جذبات کو اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں ڈھالنے کی کوشش کریں، دعاؤں میں بڑی طاقت ہے۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعائیں اور آہ وزاری اور بے چینی اور اللہ تعالیٰ پر توکل ہی تھا جس نے پانی کا چشمہ بہا دیا اور شہر بھی بسا دیا اور ایسا شہر جو مرکز اسلام بنا۔ پس ہمارا بھی یہ کام ہے کہ ہم عید قربان سے صرف یہ سبق نہ لیں کہ ہم نے جانور کی قربانی کرنی ہے اور بس۔ اصل چیز قربانی کی روح کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی رضا کو چاہنا ہے اور تقویٰ ہے جو ہماری ہر قسم کی قربانیوں میں کام آئے گا۔

حضرت ابراہیمؑ نے جب اپنی خواب کی بنا پر حضرت اسماعیلؑ کو یہ کہا کہ مَیں نے تجھے خواب میں ذبح کرتے دیکھا ہے، تُو بتا تیری اس بارے میں کیا رائے ہے تو اس اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والے بیٹے نے یہ جواب دیا کہ اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا گیا ہے اور گردن چھری کے نیچے رکھ دی اور اللہ تعالیٰ نے باپ بیٹے کی اس قربانی کے جذبے کو سراہتے ہوئے باپ کو بیٹے کی گردن پر چھری پھیرنے سے روک دیا اور اس کے بدلے جانور کی قربانی کا حکم دیا۔ پس یہ جذبہ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ عملی مظاہرہ تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول کرتے ہوئے اسے اسلامی تعلیم کی بنیاد اور مناسک میں شامل فرمالیا اور اس انسانی جان کے بدلے جانور کی قربانی صرف ایک ظاہری اظہار کے لیے نہیں رکھی بلکہ جب مسلمانوں کو حج کے دوران یا عید پر بھی قربانی کا حکم دیا تو ساتھ یہ وضاحت بھی کر دی کہ یہ قربانیاں اس وقت قبول ہوتی ہیں جب تقویٰ کے پیش نظر کی جائیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے کی جائیں۔

چنانچہ اس بات کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرما دی جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔ اس قربانی کا فلسفہ اور مقصد بیان فرماتے ہوئے اس آیت کی روشنی میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے۔ یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔“

پس یہ تقویٰ ہے اور یہ سوچ ہے جو قربانی کرنے والے کی ہونی چاہیے ورنہ ظاہری قربانی کوئی چیز نہیں۔ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ عید کی قربانیوں کی بھی ہمیں توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اندر وہ تقویٰ پیدا کرے جو حقیقی تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے، جس کی آنحضرت ﷺ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے، جس کو آپ ﷺ کی قوتِ قدسی اور تربیت کے نتیجے میں صحابہؓ نے اپنایا اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنایا، جن کا ہر لمحہ قربانیوں میں گزرا، جن کے نمونے ہمارے لیے اسوہ ہیں اور پھر اس زمانے میں اس کی تجدید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے خدا تعالیٰ نے فرمائی اور آپؑ نے بار بار ہمیں تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی تلقین فرمائی۔

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ آنحضرت ﷺ کے دین کو انسان کب سمجھ سکتا ہے حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: کوئی پاک نہیں بن سکتا جب تک خدا تعالیٰ نہ بنا دے۔ جب خدا تعالیٰ کے دروازہ پر تذلّل اور عجز سے اس کی روح گرے گی تو خدا تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے گا اور وہ متقی بنے گا اور اس وقت وہ اس

قابل ہو سکے گا کہ آنحضرت ﷺ کے دین کو سمجھ سکے۔ اس کے بغیر جو کچھ وہ دین دین کر کے پکارتا ہے اور عبادت وغیرہ کرتا ہے وہ ایک رسمی بات اور خیالات ہیں کہ آبائی تقلید سے سن سنا کر بجالاتا ہے۔ یہ تذلّل اور عجز سے اللہ تعالیٰ کے حضور روح کا گرنا ہی تھا جس نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ حضرت ہاجرہؑ کو مقبولیت کا وہ درجہ دیا کہ ان کی مقبول دعاؤں کے پھل ہم آج تک کھا رہے ہیں۔ وہ مقبول دعائیں ہی تھیں جن کے نتیجے میں وہ عظیم انسان آپ کی نسل میں پیدا ہوا جس کے ساتھ جڑنے اور اس کی اتباع کرنے سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اگر ہم نے حقیقت میں مسیح موعودؑ کو مانا ہے تو ہمارا کام ہے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے دین کا ادراک پیدا کریں اور پھر دیکھیں کس طرح خدا تعالیٰ ہماری دعائیں سنتا ہے۔

پھر قربانی کے فلسفے اور تقویٰ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”راستباز لوگ روح اور روحانیت کی رو سے خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں نہ یہ کہ ان کا گوشت اور پوست اور ان کی ہڈیاں خدائے تعالیٰ تک پہنچ جاتی ہیں۔ پس دوبارہ یہ نصیحت ہے کہ اپنے اعمال پر نظر رکھو۔ اعمال صالحہ ہی وہ سرمایہ ہیں جو انسان کی قربانیوں کی قبولیت کا ذریعہ بنتے ہیں اور اعمال صالحہ وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں اور اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں۔

پھر مزید وضاحت کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”قانونِ قدرت قدیم سے ایسا ہی ہے کہ یہ سب کچھ“ یعنی تقویٰ کا ادراک اور اس کا پھل ”معرفتِ کاملہ کے بعد ملتا ہے۔ خوف اور محبت اور قدردانی کی جڑھ معرفتِ کاملہ ہے۔ پس جس کو معرفتِ کاملہ دی گئی اس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی اور جس کو خوف اور محبت کامل دی گئی اس کو ہر ایک گناہ سے جو بیباکی سے پیدا ہوتا ہے نجات دی گئی۔ کتنا خوش قسمت ہے وہ جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ادراک حاصل ہو جائے اور یہ پتہ کس طرح چلے کہ یہ معرفت حاصل ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت دل میں پیدا ہو گئے ہیں تو اس کے ماپنے کا معیار یہ ہے کہ ہر گناہ سے انسان بچے۔ اگر بشری تقاضوں کے تحت کبھی کمزوری ظاہر بھی ہو جائے تو فوراً استغفار کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ مومن کبھی کوئی غلطی بے باکی سے نہیں کرتا بلکہ اس پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی محبت غالب رہتی ہے۔ صحیح ایمان تو یہ ہے۔ ہر وقت وہ اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ میرے دلوں کا حال بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور میرا کوئی عمل ایسا عمل نہ ہو جو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہو۔ آپؑ نے فرمایا جب یہ حالت ہو تو یہ ہی وہ اصل اسلام ہے جس پر ایک مومن کو چلنا چاہیے اور یہ اسلام کی وہ حالت ہے جس کے زیر اثر انسان اپنی گردن کٹوانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے، ہر قربانی کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول مقصد ہوتا ہے۔ ہر قول اور فعل خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ جب یہ حالت ہو تو یہ حقیقی اسماعیلی قربانی کا نمونہ ہے۔ پس یہ عید ہمیں اس کامل محبت اور کامل عشق کا سبق دینے کے لیے ہے۔ صرف جانوروں کی قربانی کر کے ان کے گوشت کھانے میں نہیں

ہے۔ آج اگر ہم اس معرفت کے نکتے کو سمجھ جائیں تو قبولیتِ دعا کے عظیم نشان بھی دیکھنے والے ہوں گے۔ فتوحات کے نظارے ہم اپنی زندگیوں میں دیکھنے والے ہوں گے۔

خالص تقویٰ پیدا کرنے کے ساتھ عیدالاضحی پر جو ظاہری قربانی ہوتی ہے وہ بھی جو صاحب حیثیت ہیں ان کو کرنی چاہیے۔ یہ ظاہری قربانیاں بھی سنت ہیں۔ ابراہیمی سنت کو اسلام نے خاص طور پر جاری کیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ یہ قربانی کی بلکہ امّت کے غریب لوگوں کی طرف سے بھی آپ ﷺ یہ قربانی کیا کرتے تھے۔ پس یہ ظاہری قربانی بھی حقوق العباد کی ادائیگی کا ایک ذریعہ ہے اور اس سے بھی خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر انسان کر رہا ہوتا ہے۔ پس یہ حکمت ظاہری قربانی اور ظاہری عمل کی ہے کہ جسم کی ظاہری حرکات اور عمل کا اثر روح پر بھی پڑتا ہے۔

صاحبِ حیثیت لوگ جہاں عید کی قربانی پر لاکھوں خرچ کرتے ہیں وہاں غریبوں کو دوسری ضروریات کیلئے بھی کچھ دیں اور انکی ضروریات پوری کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اندر تقویٰ پیدا کرتے ہوئے اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم خالص اُسی کے ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ جلد ہمارے لیے مخالفین سے نجات کے سامان پیدا فرمائے اور ہماری قربانیوں کو قبول فرمائے۔ جن کو کسی وجہ سے توفیق نہیں ملی اللہ تعالیٰ ان کی نیتوں کے بھی انہیں اجر عطا فرمائے۔ مسلمانوں کو عقل اور سمجھ دے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کو سمجھتے ہوئے آپؐ کی غلامی میں آئے ہوئے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے والے ہوں۔

اسیران جو قید و بند کی صعوبتیں محض للہ برداشت کر رہے ہیں ان کی قربانیاں بھی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور جلد ان کی رہائی کے سامان بھی پیدا فرمائے۔ شہداء کے خاندانوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دنیا میں فتنہ و فساد اور جنگوں کے خاتمہ کیلئے بھی دعا کریں۔ پاکستان میں احمدیوں کیلئے خاص طور پہ دعا کریں، اللہ تعالیٰ ان کی مالی، جانی اور جذباتی قربانیاں قبول فرمائے۔ برکینا فاسو، بنگلہ دیش، الجزائر اور تمام دنیا کے احمدیوں کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل اور رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور سب احمدی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا میں لہرانے اور توحید کے پھیلانے کیلئے ہمیشہ اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے ہر قربانی کیلئے تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ ثانیہ اور دعا کے بعد حضورِ انور نے فرمایا: آپ سب کو بھی عید مبارک اور دنیا میں احمدیوں کو، سب کو عید مبارک ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔